دُعاؤں اور حصُولِ قُربِ الٰہی کا مہینہ

مبلغین سلسلہ کی خدمت میں التماس

از مولانا عبدالحق صاحب ودیارتھی

(پیغام صلح، 11 جون 1952، صفحہ 8)

رمضان المبارک کا مہینہ دُعاؤں اور خدا کا قُرب حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔ ہر جگہ تمام جماعتوں میں اس کی تاکید کی جائے کہ اس ماہ مبارک میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کی جائے۔ احباب سحری کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دینِ اسلام کی ترقی ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی کامیابی اور اپنی روحانی فلاح کے لئے دُعائیں مانگیں ۔ ترتیب دُعا کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے پہلے دینِ اسلام کی اشاعت، محمد رسول اللہ صلعم کی قبولیت، سلسلہ عالیہ کی ترقی ، جماعت کے حاجت مند، بیمار اور ابتلاؤں میں مبتلا دوستوں کی شفاء اور ان کی مشکل کشائی کے لئے خُدا تعالیٰ کے حضور عاجزی سے دُعا کی جائے۔ جو لوگ آپ کے زیرِ تبلیغ ہوں خواہ وہ کیسے ہی مخالف اور دُشمن ہی کیوں نہ ہوں، ان کے شرح صدر کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جائے۔ آپ کے دل کے اندر ان کی انتہائی ہمدردی کا جذبہ موجود رہنا چاہیئے۔

اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کیا جائے کہ جو دوسروں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور صمیم قلب سے دُعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کا کفیل ہو جاتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا کہ ہسپتال میں وہی مریض جلد شفا یاب ہوا جو دوسروں کے لئے دُعائیں کرتا تھا۔

انفرادی اور ذاتی مشکلات کو دُور کرنے لئے یہ دُعا نہایت موئثر ہے:۔

" اے میرے محسن و، اے میرے خُدا۔ اک ہوں ناکارہ میں بندہ ترا
پُر گُناہوں سے ہُوں اور غفلت سے۔ سر میرا اُٹھ نہ سکے خجلت سے
کیا ظُلم پر ظُلم میں نے سدا ۔ انعام پر انعام تُونے کیا
دیکھا عصیاں پہ ہے عصیاں تُونے۔ کیا احسان پہ ہے احسان تُونے
پردہ پوشی کی ہمیشہ میری ۔ انتہا ہے نہ رحمت کی تیری
ہُوئی جس قدر مجھ سے بے باکی ۔ ناسپاسی ہوئی مجھ سے جتنی
فضل سے اپنے کر تُو معاف اے مولا۔ تیرے سوا نہیں کوئی دوسرا
رحم کر تُو اب بھی اس نالائق پر۔ تیرا بندہ ہوں میں عاجز مضطر
دے رہائی میرے اس غم سے مجھے۔ چارہ گر ہے نہ کوئی جُز تیرے۔"

اگر آپ کسی انتہائی دُکھ اور مصیبت میں مبتلا ہیں تو دُعاءِ مذکورہ کے ساتھ ہی روزہ رکھتے ہوئے حسبِ توفیق صدقہ و خیرات بھی کریں۔ اگر اسکی توفیق نہ ہو تو اپنی کسی بد عادت، کسی امر میں سُستی اور غفلت کو کُلّی طور پر ترک کرنے کا مضبوط عہد کریں۔ کسی نیک عادت کو اختیار کرنے، تبلیغِ اسلام کے لئے اپنے اوقات وقف کرنے یا دین کی خدمت کے لئے کسی کتاب کے لکھنے، اشاعت و تبلیغ اسلام کے لیئے کوئی رقم وقف کرنے کی نیت کریں۔ یہ حل مشکلات کا نہایت ہی مجرب طریق ہے۔

ہمارے اس ملک میں جب پہلی مرتبہ انفلو ئنزا کا حملہ ہوا[1] اور بڑی بڑی قیمتی ہستیاں

[1] یہ 1919–1918 کا واقعہ ہے جب دنیا کے کثیر حصہ میں یہ وبا پھیلی، جس سے 2 سے 4 کروڑ افراد جان بحق ہوئے۔ (مرتب)

ہم سے جُدا ہو گئیں۔میں اور میری اہلیہ دونوں اس بیماری میں مبتلا ہو گئے۔میری اہلیہ تو ایک ہفتہ کے اندر اپنے مولا سے جا ملی[1] مگر میں اس بیماری میں لٹک کر رہ گیا۔حالانکہ دونوں کی بیماری کے علامات ایک جیسے تھے۔میری یہ خطرناک بیماری ایک ماہ تک طوالت پکڑ گئی۔سلسلہ کے چھ ڈاکٹر آپس کے مشورہ سے میرا علاج کرتے تھے۔مگر بیماری کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی گئی۔بالآخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک روز میں بخار اور سر درد کی شدت کی وجہ سے اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا۔اس بے چارگی کے عالم میں مَیں نے یہ دُعا کی:۔

> اے اللہ میں نے سنسکرت زبان ہندو دھرم اور دیگر مذاہب کے مطالعہ سے اسلام کی صداقت پر اطمینان حاصل کیا ہے مگر مجھے ابھی کام کا موقعہ نہیں ملا۔موت ہر شخص کے لئے ناگزیر ہے۔مجھے اپنے مرنے کا کوئی افسوس نہ ہو گا اگر میں اپنی جماعت میں دو تین آدمی بھی ایسے دیکھ لوں جو غیر مذاہب کے بالمقابل اسلام کی صداقت ثابت کرنے والے ہوں۔

اس دعا کے بعد میری آنکھیں آنسوؤں سے ڈُبڈُبا گئیں تو اس عالمِ اضطراب میں مجھے اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ نسخہ القاء کیا گیا:"خُوب کلاں۔اسپغول۔شربت بزوری۔کیوڑہ اور بید مُشک"۔جب یہ کیفیت جاتی رہی تو میں نے ڈاکٹر صاحبان کی دوائیں زمین پر انڈیل دیں اور آہستہ آہستہ بازار گیا اور یہ دوائیاں لے آیا۔اللہ تعالیٰ کا کس قدر فضل اور احسان تھا کہ اس دوائی کی ایک ہی خوراک سے بخار اپنا وقت چھوڑ گیا۔سر درد میں تخفیف ہو گئی۔دوسرے دن دو خوراک اور استعمال کیں تو بخار بالکل دور ہو کر میں شفایاب ہو گیا۔

---

[1] یہ مولانا صاحب کی پہلی بیوی تھیں، جنکی وفات کے بعد آپکی شادی بدر النساء بیگم، دختر حکیم شاہنواز صاحب، سے ہوئی۔(مرتب)

اسکے بعد تبلیغ و اشاعت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ کامیابی عطا فرمائی کہ مجھ سے اسکا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ جمعیتہ العلماء ہند نے ہماری جماعت کی نسبت کُفر کا فتویٰ دیا ہوا ہے۔ وہ ہماری تقاریر سننا یا مجالس میں آنا ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اس کے خلاف، واقعات کی زبان سنیئے کیا ہے۔ کئی سالوں کی بات ہے لال قلعہ دہلی کے وسیع میدان میں آریہ سماج دہلی کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر ایک عظیم الشان مناظرہ تھا۔ آریوں کی طرف سے پنڈت رامچندر دہلوی اور مسلمانوں کی طرف سے مجھے نامزد کیا گیا تھا۔ مضمون مناظرہ ''الہامی کتاب وید ہے یا قرآن'' تھا۔ اس مناظرہ میں حافظ احمد سعید صاحب، ناظم جمعیتہ العلماء ہند، مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، صدر جمعیتہ العلماء ہند، مولانا عرفان اللہ مرحوم وغیرہ چوٹی کے علماء موجود تھے۔ اس مناظرہ کی پوری روئیداد تو یہاں بیان کرنا مقصود نہیں، البتہ دو تین باتیں عرض کرتا ہوں۔ مناظرہ کے دوران میں ایک گریجویٹ نے حافظ احمد سعید صاحب سے کہا:

''مولانا آپ بھی تو آریوں سے مناظرہ کیا کرتے ہیں۔ مناظرہ دراصل یہ ہے کہ جو آج ہو رہا ہے۔ پنڈت رامچندر کو، جو بات بات پر قرآن مجید کی آیات پڑھتا اور اعتراض کیا کرتا ہے، آج کوئی قابلِ اعتراض آیت کیوں یاد نہیں آرہی''۔

مولانا نے فرمایا: ''ہاں بھئی اس کا دماغ بڑا اعلیٰ ہے۔ مگر افسوس ہے زبان دہلی کی نہیں۔ کاش اس شخص کا دماغ مجھے مل جائے اور میری زبان اسے مل جائے''۔

اس پر اس گریجویٹ نے مزاحاً کہا:

''مولانا! بس آپ دہلی کی زبان ہی اپنے ہونٹوں پر پھیرتے رہیئے۔ اور تو آپ کچھ کرنے سے رہے''۔

مناظرہ کے چند روز بعد رائے سینا میں ایک اسلامی انجمن کا جلسہ تھا۔اس جلسہ میں میری اور مولانا حافظ احمد سعید صاحب دونوں کی تقاریر تھیں۔ حافظ صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تک اپنی تقریر میں میرے مناظرہ کی تعریف کی۔

بات یہیں نہیں ختم ہو جاتی۔اس کے بعد جمعیتہ العلماءہند کا ایک اجلاس طلب کیا گیااور اس میں بالاتفاق یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ:

”احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی خدمت میں یہ درخواست کی جائے کہ وہ مولانا عبدالحق صاحب ودیارتھی کو دو سال کے لئے ہمیں دے دیں تاکہ وہ ہمارے علماء کو مناظرہ کرناسکھادیں۔اس دوران میں انہیں یہ بھی اجازت ہو گی کہ وہ اپنی انجمن کے ضروری کام بھی انجام دے آیا کریں۔ہم انہیں 200 روپے ماہوار تنخواہ دیں گے“۔(اس وقت مجھے اپنی انجمن سے 80 روپے ماہانہ ملتے تھے۔)

الفضل بما شھدت بہ الا عداء (سب سے افضل گواہی وہ ہوتی ہے جو مخالف دے)۔

یہ درخواست ہماری انجمن کی مجلس منتظمہ میں پیش ہوئی اور یہ جواب لکھ دیا گیا:

”ہمارے پاس بھی عبدالحق ایک ہی ہے۔اگر آپ اپنے طلباء یہاں بھیج دیں تو ہم انہیں تبلیغ اسلام کرناسکھادیں گے“۔

(انگریزی ترجمہ کے لئے دیکھئے: www.abdulhaq.info/life/life-1952.pdf)

(دیکھیئے ویب سائٹ: www.abdulhaq.info)